سوال

ری میں(199) کا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ں عام طور پر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے، اس ''احتیاط'' کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہے کہ افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی کبھار ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں، البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب ادھر رات آ جائے اور ادھر دن چلا جائے اور سورج بھی غروب ہو جا۔

م: ۱۰۹۹]

ی جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''لوگ اس وقت تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔'' [صحیح بخاری، الصیام: ۱۹۵۷]

ںبان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے، چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ''یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔'' [صحیح ابن حبان: ۶/۲۰۹]

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ ''میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے، جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لئے ستاروں کے چمکنے کا انتظار نہیں کریں گے۔'' [بیہقی: ۴/۲۳۸]

ں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصوم]

للہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرما دیتے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کر رہے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''سواری سے

چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہو جائے تو روزہ افطار کر دینا چاہیے، احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسے یہود و نصاریٰ کی علامت بتایا گیا ہے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:234